بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ آغاز

- مظلوم افغانستان
- سقوطِ یوگنڈا
- آہ مولانا محمد الحسنی مرحوم

ایمان ویقین اور غیرت وحمیت کی سرزمین افغانستان آج سرخ کفر کمیونزم کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اخلاقی انسانی قدروں کا دشمن روس اپنے بے ضمیر ننگِ ملت ننگِ وطن ننگِ قوم کارندوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ اور درپردہ خود ہی اس سرزمینِ مقدس کو اسلام کے متوالے علماء ومشائخ، اہلِ دین اور اہلِ درد غیور مسلمانوں کیلئے جہنم کدہ بنا چکا ہے۔ دین اور شعائرِ دین ایک ایک کرکے مٹائے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف حمیتِ اسلامی اور غیرتِ ایمانی سے سرشار اور جذبۂ جہاد وسرفروشی سے مالامال اربابِ عزیمت وجہاد ہیں جو سب کچھ لٹا کر دینِ حق کی حفاظت اور اہلِ کفر کے تعاقب واستیصال میں سربکف ہو چکے ہیں اور میدانِ کارزار میں مصروفِ جنگ وجہاد ہیں۔ ان لوگوں کے پاس مادی وسائل ہیں نہ ظاہری اسبابِ فتح وکامرانی البتہ صرف اور صرف نصرتِ ایزدی پہ یقین واذعان ہی انکا سرمایہ ہے۔ اور یہی سرمایۂ غیبی آج بھی ــــ کم من فئۃٍ قلیلۃٍ غلبت فئۃً کثیرۃً باذن اللّٰہ کے مطابق ان ضعفاء مجاہدین اور مستضعفین مہاجرین کی عزیمت واستقامت کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ مگر کیا جاں نثاری اور سرفروشی اور یہ مومنانہ جہاد وجہد صرف افغانستان کے علماء ومشائخ اور مسلمانوں کا فریضہ ہے۔؟ کیا کمیونسٹوں کی سفاکانہ قسطنطنیت اور شرمناک وحشت وبربریت کا مقابلہ صرف افغانستانی مجاہدین کے بس میں ہے۔؟ اور کیا یہ صرف ان کی ذمہ داری ہے۔؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ روس صرف افغانستان پہ قناعت نہیں کرے گا؟ بلکہ وہ اس انقلاب کو افغانستان کے پڑوسی ممالک بالخصوص پاکستان کیلئے ایک ذریعہ اور وسیلہ سمجھتا ہے۔ خدانخواستہ وہ گرم پانیوں کو پہنچ کر دم لے گا۔ اور کیا خلیج عرب اور آگے چل کر مرکزِ اسلام جزیرۃ العرب اس کے ننگ وعار سے محفوظ رہے گا۔

کمیونزم کا پاکستان کے اردگرد منڈلانے والا سرخ سیلاب اور سرحد وبلوچستان کے دروازوں پہ یہ دستک، کیا پاکستان اور پورے عالمِ اسلام کو جگانے اور جھنجھوڑنے کیلئے کافی نہیں۔ افغانستان کا معاملہ اگر داخلی معاملہ ہے تو پھر کشمیر وقبرص، ایریٹریا اور فلسطین اور ہندوستان کی مظلوم ومقہور مسلم اقلیت پہ بھی عالمِ اسلام کو سوچنے اور بولنے کا جواز نہیں رہ سکے گا۔ اور ملتِ مسلمہ کا ایک جسدِ واحد اور بنیان مرصوص ہونے

باتیں صرف عہدِ پارینہ کی یادیں بن کر رہ جائیں گی اور پھر کیوں ایک ارب سے زائد افراد کی وحدتِ اسلامیہ اپنے دورِ زوال و استدبار کیطرح ذلیل و مقہور اور اعداء اسلام کے لئے لقمۂ تر نہیں بنے گی۔؟ آج کفر کی ملتِ واحدہ (مغرب و مشرق کی ساری غیر مسلم قومیں) افغانستان کے مسئلہ پر چپ سادے ہوئے ہے جب کہ مغرب کے یہی عیار کسی ایک قاتل اور ظالم کی سزا پر مسلمان ممالک کے خلاف طوفان بدتمیزی اٹھا دیتے ہیں مگر آج افغانستان لٹ رہا ہے اسکی ردائے حمیّت اور عبائے عظمت و حریّت تار تار کی جارہی ہے مگر پورا یورپ خاموش ہے۔ کیا یہ اس ارشادِ نبوی ؐ کی ایک اور واضح تصدیق نہیں کہ : انّ الامم تداعی علیکم کتداعی الاکلۃ الی قصعتھا۔ (اوکما) (دنیا کی قومیں تمہارے تخت و تاراج کیلئے ایسی گرم ہوگئیں ہیں جیسے کھانے والے دسترخوان پہ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔) —— خاکم بدہن اگر آج کابل و ہرات کو سمرقند و بخارا بنتے دیکھ کر بھی ہماری غفلت ختم نہیں ہوسکتی اور ہمارا چین و سکون، کرب والم اور اضطراب سے بدل نہیں سکتی تو پھر پوری ملّت کی مرگِ اجتماعی پہ ماتم کر لیجئے۔ اور اپنی عافیت و آزادی کا بھی فاتحہ پڑھ لیجئے کہ ملّتِ مسلمہ کی حیات و بقاء تو جہاد و سرفروشی ہی سے وابستہ ہے۔ آج مجروح و مظلوم افغانستان ہم سب کو پاکستان و ایران کو، جزیرۃ العرب اور مصر و شام کو پکار رہا ہے —— اور ملتِ اسلامیہ کا فریضہ ہے کہ مسلمانوں کی متاعِ عظمت و شوکت پر شبخون مارنے والے روس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے للکارے کہ انسانیت کے اسے ذلیل و خونخوار دشمن تو کون ہے مسلمانوں کا ہمدرد و غمگسار بننے والا۔ مسلمانوں کے مسائل، عالمِ اسلام کے قضایا اور کسی بھی اسلامی مملکت کی مشکلات کے حل کیلئے خود عالمِ اسلام ہی کافی ہے۔ کاش! آج پورے عالمِ اسلام کا نعرہ بن جائے کہ اسلامی ممالک کے مسائل کے حل کیلئے خود عالمِ اسلام ہی کافی ہے۔ نہ تو عیار و مکار مغربی سامراج کی ضرورت ہے نہ ظلم و بربریت کے علمبردار کمیونسٹ بلاک کو ہمارے مسائل میں ٹانگ اڑانے کی حاجت۔

یوگنڈا کا سقوط، سقوطِ ایڈریانوپل اور سقوطِ ڈھاکہ سے کم المناک اور افسوسناک واقعہ نہیں ہے۔ مگر افسوس عالمِ اسلام بالخصوص عالمِ عرب کو اپنی عیاشیوں اور سرمستیوں سے اس طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی فرصت بھی نہ ملی۔ وہ عیدی امین جو اپنے مومنانہ کردار اور جرأتمندانہ گفتار کی وجہ سے امریکہ اور برطانیہ کے دلوں کا کانٹا بن چکا تھا۔ وہ جو یمین و یسار کی بندشوں سے آزاد صرف خدائے وحدہٗ کی غلامی میں سرشار تھا۔ یورپ نے اسکی تصویر ایک مسخرے کی شکل میں ہمارے سامنے رکھ دی اس لئے کہ وہ افریقہ میں یہود و نصارٰی کے صیہونی و سامراجی عزائم کو للکارتا رہا اور جو عربوں کی خاطر ہر قسم کے خطرات کو مول لیتا رہا۔ یہود کی بیساکھیوں پر قائم امریکی حکومت، کینیا، زمبیا، ایتھوپیا اور تنزانیہ پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد یوگنڈا اور اس کے غیور و جسور مسلمان حکمران کو بھی ہڑپ